وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ (اور مائیں اپنی اولاد کو پورے دو سال دودھ پلائیں (یہ حکم) اس شخص کے لیے ہے جو دودھ پلانے کی مدت پوری کرنا چاہے)

(*) یہاں اَلْوَالِدٰتُ آیا ہے "ال" استغراق کے لیے آیا ہے۔ اسلیے اس میں ہر قسم کی والدہ شامل ہے جس نے اپنے بچے کو جنا ہے۔ چاہے وہ عورت اپنے شوہر کے نکاح میں ہو یا چاہے مطلقہ ہو یا بیوہ ہو یا چاہے خلع والی ہو یا چاہے اس عورت کو زنا کی وجہ سے اولاد ہوئی ہو۔ تو بھی وہ اپنے بچے کو دودھ پلائے گی۔ ویسے "ال" کے کئی معنی ہوتے ہیں۔ ایک معنی "تمام" بھی ہے۔ تو معنی ہوگا "تمام مائیں"۔

(*) یہاں "يُرْضِعْنَ" لفظ آیا ہے۔ اصل میں یہ فعلِ مضارع (حال یا مستقبل کا صیغہ) ہے۔ اگر اسکا لفظی ترجمہ کیا جائے تو مطلب ہوگا "وہ پلاتی ہے" یا "وہ پلائے گی"۔ لیکن یہاں امر (Command) کے لیے آیا ہے۔ جب مضارع بطور امر کا صیغہ استعمال ہوتا ہے تو اس میں بہت زیادہ تاکید ہوتی ہے۔ اردو میں بھی کبھی کبھار اسطرح حکم دیا جاتا ہے اور اس میں زیادہ تاکید ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی بچہ اسکول نہیں جا رہا ہے۔ تو والدین کہتے ہیں "کل تم اسکول جاؤ گے"۔ اس میں زیادہ تاکید پائی جاتی ہے بنسبت یہ کہنے کے کہ "کل تم اسکول جاؤ"۔ اسی طرح یہاں اللہ ماؤں کو تاکیدی حکم دے رہا ہے کہ مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلائیں گی۔

ماں کا دودھ پلانے سے بچوں کو فائدے :

1> انفیکشن (Infection) کے امکان کم ہوتے ہیں جیسے کان، Respiratory, Bacterial انفیکشن
2> ذیابیطس (Diabetes) ہونے کے امکان کم ہوتے ہیں۔
3> دمہ (Asthma) ہونے کے امکان کم ہوتے ہیں۔
4> دل کی بیماریوں کے امکان کم ہوتے ہیں۔
5> موٹاپے (Obesity)، Blood pressure اور Cholesterol کی بیماری کے امکان کم ہوتے ہیں۔
6> اچانک بچے کی موت (Sudden Infant Death Syndrome) کے امکان کم ہوتے ہیں۔
7> پیٹ کے مسئلے جیسے قے (Vomiting) اور اسہال (Diarrhea) کے امکانات کم ہوتے ہیں۔
8> بچے کا Immune System اچھا ہوتا ہے۔
9> دوسرے دودھ کے مقابلے ماں کا دودھ بچہ آسانی سے ہضم کرتا ہے۔
10> صحیح مقدار میں غذائیت ہوتی ہے۔ اس میں پروٹین اور شوگر کا تناسب بچے کی ضرورت کے مطابق پایا جاتا ہے لیکن گائے، بھینس اور بکری وغیرہ کے دودھ میں پروٹین اتنی مقدار میں ہوتی ہے کہ بچے کا معدہ اسے ہضم کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔
11> بچے میں نمو (Growth) زیادہ ہوتی ہے۔ اور وہ جلدی بڑے ہوتے ہیں۔ لیکن فیڈر سے دودھ پینے والے بچے اتنی جلدی نہیں بڑھتے۔
12> تجربہ کرکے دیکھا گیا کہ جو بچے ماں کا دودھ پیتے ہیں وہ زیادہ ذہین ہوتے ہیں۔* تعجب کی بات تو یہ ہے کہ بچے کی Brain development پہلے دو سال میں ہوتی ہے۔ اور قرآن میں اللہ نے دو سال تک دودھ پلانے کا حکم دیا۔
13> Viral اور Bacterial انفیکشن نہیں ہوتے کیونکہ ماں کے دودھ میں Antibodies، W.B.C اور Lactoferrin ہوتے ہیں جو انفیکشن سے لڑتے ہیں۔
14> بچے کے چہرے اور دانتوں کی بناوٹ اچھی ہوتی ہے اور انکے دانت خراب (Caries Tooth) ہونے کے امکان کم ہوتے ہیں۔
15> اگر Premature بچہ ہو جائے تو ماں کے دودھ کا مواد (Content) الگ ہوتا ہے۔ جسے بچہ ہضم کر سکتا ہے اور جیسے جیسے بچے کی عمر بڑھتی ہے دودھ کا مواد بدلتا جاتا ہے۔ یعنی بچے کے لیے صحیح غذائیت ملتی رہتی ہے۔

دودھ پلانے سے ماں کے لیے فائدے :

1> Breast Cancer کے امکانات کم ہوتے ہیں۔
2> Ovarian Cancer کے امکانات کم ہوتے ہیں۔
3> دل کی بیماری جیسے Cardiovascular Disease ہونے کے امکان کم ہوتے ہیں۔
4> بلڈ پریشر (Blood Pressure) بڑھنے کا خطرہ کم ہوتا ہے۔
5> حمل کے دوران جو وزن بڑھا تھا اُسے کم کرنے میں مدد ہوتی ہے۔
6> عام طور پر Mood Instability کم ہوتی ہے۔
7> Postpartum Hemorrhage (PPH) ہونے کا خطرہ کم ہوتا ہے۔ یعنی معمول (Normal) سے زیادہ خون بہنے کا خطرہ کم ہوتا ہے۔

حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ← مکمل دو سال مائیں دودھ پلائیں گی۔ یہاں حَوْلَيْنِ (دو سال) کہنا کافی تھا لیکن كَامِلَيْنِ (مکمل) تاکید کے لیے ہے۔ اور يُرْضِعْنَ (دودھ پلائیں گی) یہ بھی مزید تاکید کے لیے ہے چونکہ یہ امر کا صیغہ نہیں بلکہ مضارع کا صیغہ ہے اسلیے اس میں اور زیادہ تاکید ہے۔ اگر ماں کسی وجہ سے دودھ نہیں پلا سکتی تو کسی اور عورت سے دودھ پلائے۔ ورنہ بچے کو نقصان ہوگا۔ کبھی کبھار کوئی دوائی کھانے کی وجہ سے یا ماں کا دودھ کافی نہیں ہوتا یا کسی اور وجہ سے ماں اپنے بچے کو دودھ نہیں پلا سکتی تو پھر کسی اور عورت کا دودھ پلایا جائے۔

لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ جو چاہتا ہے کہ رضاعت مکمل ہو وہ دو سال تک دودھ پلائے۔ ہمارے یہاں کچھ لوگ کہتے ہیں کہ لڑکی کی رضاعت کی مدت دو سال ہے اور لڑکے کی ڈھائی سال ہے۔ یہ ایک من گھڑت بات ہے۔ اسکا دین سے کوئی تعلق نہیں۔
یاد رہے! دو سال ہجری کیلنڈر کے حساب سے ہونگے۔ شمسی کیلنڈر کے مطابق نہیں۔ کیونکہ اس میں 20 دن کا فرق ہو جاتا ہے۔
اگر کوئی دو سال سے کم (چھ مہینے یا ایک سال) دودھ پلانا چاہے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ لیکن بہتر تو یہ ہے کہ وہ دو سال مکمل کرے تاکہ بچے کو زیادہ فائدہ ہو۔

وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ (اور باپ کے ذمہ ہے کہ ان [ماؤں] کو معروف طریقے سے کھانا اور کپڑا دے)

اور جس مرد کا وہ بچہ ہے یعنی باپ۔ چونکہ بچہ والد کا ہے اسلیے اس بچے کی جو بھی مالی کفالت ہے وہ باپ کے ذمہ ہوتی ہے۔ اگر اس بچے کو اسکی ماں جو طلاق شدہ ہے دودھ پلا رہی ہے تو اس مرد کے ذمے اس عورت کے کھانے پینے اور کپڑے مہیا کرنا ہے۔ یہاں عَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ کہا گیا۔ عَلَى کا صیغہ وجوب کے لیے آیا ہے۔ اور یہ بھی امر کے صیغے کی طرح ہوتا ہے یعنی باپ پر واجب ہے۔

(*) اللہ نے یہاں طعام (کھانا) نہیں کہا بلکہ رِزْق کہا۔ رزق میں وہ سب کچھ آتا ہے جو بھی عورت کھائے یعنی صرف کھانا ہی نہیں بلکہ کھانے کے علاوہ دودھ بڑھنے کے لیے اسے دوسری بھی چیزیں جیسے میوے، پھل، گائے کا دودھ اور دوائیاں کھانی پڑتی ہے، اسکا بھی خرچہ دینا ہوگا۔ اگر طعام (کھانا) کہا جاتا تو دو یا تین وقت کے کھانے کا خرچہ ہوتا۔ لیکن رزق کہہ کر اس میں سب شامل کیا گیا جو بھی وہ عورت دودھ آنے کے لیے کھائے گی۔
شوہر چاہے تو کھانے پینے کی چیزیں اور کپڑے دے یا چاہے تو وہ سامان کے لیے پیسے دے یعنی وہ صرف رزق کا ہی نہیں بلکہ اس عورت کے کپڑے کا بھی انتظام کریگا۔ چونکہ ولادت کے بعد عورت کو زیادہ کپڑوں کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ بچے کپڑے ناپاک کر دیتے ہیں۔ اور کبھی دودھ بہنے کی وجہ سے بھی کپڑوں میں بدبو آنے لگتی ہے جسکی وجہ سے اسے کپڑے بدلنے پڑتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ رزق اور کپڑا کتنا دے۔ تو کہا گیا بِالْمَعْرُوفِ
معروف میں ایک تو شرعی اعتبار سے معروف ہو اور دوسرا سماجی اعتبار سے یعنی عُرف کے اعتبار سے۔ عُرف کلاس کے اعتبار سے ہوگا۔ اگر امیر ہو تو کھانے پینے اور پہننے کا زیادہ اہتمام ہوگا۔ اگر متوسط (Middle) یا غریب ہو تو اتنا اہتمام نہیں کیا جاتا۔ تینوں کلاس کی عورتوں کا کھانا پینا اور پہننا مختلف ہوگا۔ اسی لیے دودھ پلانے والی عورت کی کلاس دیکھی جائیگی۔ اسکے حساب سے دیا جائیگا۔ اس میں زیادتی بھی نہیں کی جائیگی اور نہ ہی کمی کی جائیگی بلکہ معقول طریقے سے دیا جائیگا۔

لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا (کسی نفس [شوہر یا بیوی] کو کوئی نقصان نہ دیا جائے مگر اسکے وسعت کے مطابق)

وسعت کا مطلب ایسا کام جو بغیر شدید مشقت کے کر سکے۔ اس معاملے میں دیکھا جائیگا کہ شوہر کتنا کماتا ہے۔ شوہر کی مالی حالت دیکھی جائیگی۔
الطلاق: 7 ← "وسعت والے کو چاہیے کہ اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے اور جس پر اسکے رزق کی تنگی کی گئی اسے چاہیے کہ جو کچھ اللہ نے اسے دے رکھا ہے اس میں سے (اپنی حسب حیثیت) دے۔ کسی شخص کو اللہ تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی ہی جتنی طاقت اسے دے رکھی ہے..."

لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدِهِ
(نہ ماں کو اسکے بچے کی وجہ سے تکلیف دی جائے اور نہ باپ کو اسکے بچے کی وجہ سے [تنگ کیا جائے])

ماں کو تکلیف دینے کی صورتیں :-

1> ماں بچے کو دودھ پلانا چاہتی ہے لیکن اُسے دودھ پلانے سے شوہر یا سسرال والے روکے۔
2> ماں بچے کو دودھ تو پلا رہی ہے لیکن اسکے رزق اور کپڑوں کا انتظام نہ کیا جائے۔ شوہر یہ سوچے کہ یہ تو ممتا سے مجبور ہے، اگر میں نے نہیں بھی کچھ دیا تو بھی وہ اپنے بچے کو دودھ پلائے گی۔ بتایا جا رہا ہے کہ ماں کی مجبوری کا فائدہ اٹھا کر اسے اسکے حقوق سے محروم نہ کرو۔

باپ کو تکلیف دینے کی صورتیں :-

1> باپ چاہتا ہے کہ میرا بچہ اسکی ماں کا دودھ پیئے لیکن ماں ضد میں اپنے بچے کو دودھ پلانے تیار نہ ہو۔
2> دودھ پلوانے کے لیے عورت اتنا مطالبہ کرے کہ شوہر اسے ادا نہ کر سکے۔ اسلیے مرد کے وسعت سے زیادہ کا مطالبہ نہ کرے۔

وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ
(اور [اگر باپ مر جائے تو] اس [بچے] کے وارث کا بھی ذمہ ہے)

اگر شوہر فوت ہو جائے تو اس بچے کی کفالت کی ذمہ داری وارثوں پر ہیں۔ وارثوں میں اسکے بھائی یا دادا یا چاچا ہو سکتے ہیں۔ یہ وارث دودھ پلانے والی ماں کے رزق اور کپڑوں کا انتظام کرے۔ تو یہاں وارثوں کو کہا جا رہا ہے کہ وہ ان ذمہ داریوں کو سنبھالے جو باپ کو سنبھالنی تھی۔

فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا
(پھر اگر دونوں [بچے کے ماں باپ] آپس کی رضامندی اور مشورے سے دودھ چھڑانے کا ارادہ کریں تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں)

بچے کا دودھ چھڑانے کے لیے ماں باپ دونوں کی رضامندی ضروری ہے۔ اگر دونوں میں سے کوئی ایک راضی نہ ہو تو دودھ چھڑایا نہیں جا سکتا۔ مثلاً باپ کہہ رہا ہے کہ دودھ پلانا ہے اور عورت کہہ رہی ہے مجھے دودھ نہیں پلانا یا باپ کہہ رہا ہے کہ دودھ نہیں پلانا اور عورت کہے کہ مجھے دودھ پلانا ہے تو دو سال کی مدت کے درمیان دودھ نہیں چھڑا سکتے۔ اگر ماں باپ راضی ہے تو دو سال سے کم میں بھی دودھ چھڑایا جا سکتا ہے بشرطیکہ بچے کو کوئی نقصان نہ ہو۔ تو پھر دونوں پر کوئی گناہ نہیں۔ طلاق ہونے کے بعد بھی باہم رضامندی اور مشورہ بچے کے دودھ چھڑانے میں ضروری ہے۔ کیونکہ بچہ دونوں کا ہے اسلیے اس بچے پر دونوں کا حق ہے۔ سوچیے! اگر طلاق کے بعد بھی باہم رضامندی اور مشورہ کرنے کہا گیا بچے کے معاملے میں تو پھر عام زندگی میں گھر کا انتظام چلانے میں میاں بیوی کو مشورے کی کتنی ضرورت ہے!

وَإِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُمْ مَا آتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ (اور اگر تم ارادہ کرو کہ اپنی اولاد کو کسی اور عورت سے دودھ پلواؤ تو تم پر کوئی گناہ نہیں جبکہ تم اس معاوضے کی ادائیگی کر دو جو تم نے دستور کے مطابق دینا طے کیا ہو)

اگر ماں دودھ پلانا نہیں چاہتی تو کسی اور عورت کا دودھ پلا سکتے ہیں کیونکہ عورت کا دودھ فائدہ مند ہے۔
پہلے زمانے میں مصنوعی دودھ نہیں ہوتے تھے پھر بھی لوگ جانوروں کا دودھ بچوں کو نہیں پلاتے تھے بلکہ کسی اور عورت کا دودھ پلایا جاتا تھا۔ دودھ پلانے والی عورت اس بچے کی رضاعی ماں بنے گی۔ بشرطیکہ اس نے اس بچے کو کم از کم پانچ مرتبہ پیٹ بھر کر دودھ پلایا ہو۔ پانچ مرتبہ کا مطلب پانچ گھونٹ نہیں بلکہ پانچ مرتبہ سیر ہو کر دودھ پلانا ہے۔ اگر چار مرتبہ دودھ پلایا جائے تو رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔ اسی طرح یہ بھی شرط ہے کہ بچہ دو سال کا ہونے تک پلایا گیا ہو۔ بڑی عمر میں نہیں۔ اس معاملے میں کچھ اختلافی مسئلے شرط کے ساتھ آتے ہیں۔ بہرحال رضاعی ماں اور رضاعی بچے کے رشتوں کی حرمت ویسے ہی ثابت ہوگی جیسے نسب سے رشتے کی حرمت ثابت ہوتی ہے۔ صرف دو لوگوں کے درمیان نہیں بلکہ اسکے سارے رشتوں کے درمیان حرمت ہوگی۔
رضاعی ماں کی ساری بیٹیاں اور بیٹے اس بچے کے رضاعی بھائی بہن ہونگے۔ اگر بچہ لڑکا تھا تو اس رضاعی ماں کے بیٹیوں، ماں، بہن سے شادی نہیں کر سکتا کیونکہ وہ اسکی بہن، نانی اور خالہ بن جائیگی۔ حتیٰ کہ وہ رضاعی ماں کے شوہر کے بہن سے بھی شادی نہیں کر سکتا کیونکہ وہ اسکی پھوپھی بنے گی۔ بہرحال

بچوں کو دودھ نہ پلانے کے وجوہات :

1> ماں بیمار ہے اور کچھ ایسی دوائیاں لے رہی ہیں جو بچے کے لیے نقصاندہ ہے۔ کیونکہ دودھ کے ذریعے وہ بچے کے جسم میں جا کر بچے کو نقصان ہو سکتا ہے۔
2> عورت نوکری کر رہی ہے۔ وہ گھر آ کر بچے کو دودھ نہیں پلا سکتی۔
3> طلاق کے بعد دوسری شادی کر لی۔
4> آجکل بعض عورتیں اپنی جسمانی ساخت (Figure) برقرار رکھنے دودھ نہیں پلاتی حالانکہ ایسا کرنے سے اس عورت کو ہی نقصان ہوتا ہے۔
اپنے بچے کو دودھ نہ پلانے کی وجہ سے اکثر عورتوں کو Breast Cancer ہو جاتا ہے۔
5> ماں کے چھاتی میں دودھ ہی نہیں کے برابر ہے۔ تو بہتر یہی ہے کہ کسی اور عورت کا دودھ پلایا جائے تاکہ بچے کو نقصان نہ پہنچے۔ [دودھ بڑھانے کے لیے Squid بھی بہت فائدہ مند ہے]

کوئی اور عورت اگر بچے کو دودھ پلا رہی ہے تو اسکی پوری پوری اجرت جو تم نے مقرر کی وہ اسے دے دو۔ اگر اجرت نہ دو گے تو یہ ظلم ہوگا۔ ہاں! اگر کوئی عورت ثواب کے لیے مفت دودھ پلانا چاہتی ہے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ
(اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ بےشک اللہ اسے جو کچھ تم کرتے ہو خوب دیکھنے والا ہے)

قرآن میں چاہے عقیدے کا بیان ہو یا اخلاقی یا فقہی مسئلہ بیان ہو رہا ہو وہاں تقوی کی بات بھی کی گئی۔ جس شخص میں تقوی ہوگا، اسکے تمام معاملات صحیح ہوتے ہیں۔ اللہ کا خوف اگر دل میں ہوگا تو بندہ ہر بات کا خیال رکھے گا۔

بچوں کے معاملات میں بھی اللہ سے ڈرو۔ اللہ تعالیٰ عورتوں کے ہی حقوق نہیں بلکہ بچوں کے حقوق کی بھی حفاظت کرتا ہے۔ مائیں بھی اللہ کا خوف رکھے اور بچوں کو دودھ پلائے۔ اور باپ بھی اللہ کا خوف رکھے اور بچے کے خاطر بچے کی ماں کے رزق اور کپڑے کا خیال رکھے۔ اور کوئی کسی کو تکلیف نہ دے۔ دوسری عورت سے دودھ پلوانے کے معاملے میں بھی اللہ سے ڈرو۔ اسکی پوری اجرت اسے ادا کرو۔
ان سارے معاملات میں کون کیا کر رہا ہے اُسے اللہ خوب دیکھ رہا ہے۔